31234-اشياء كى خريداري كر كے قيمت ادا نہيں كى

سوال

ميرے خاوند نے ويزا كريڈٹ كارڈ كے ذريعہ كفار سے كچھ اشياء خريديں اور قيمت كى ادائيگى نہيں كى تو كيا يہ چوري شمار ہوگى ؟

پسنديدہ جواب

جو كوئى بھى خريداري كرے اور اس كى قيمت ادا نہيں كرتا تو بلاشك وشبہ وہ ان اشياء كا چور شمار ہوگا، اور چوري كبيرہ گناہوں ميں شمار ہوتى ہے، شريعت اسلاميہ نے داياں ہاتھ كاٹنا اس كى حد مقرر كر ركھى ہے :

فرمان باري تعالى ہے :

.{اور چوري كرنے والے مرد اور چوري كرنے والى عورت ان دونوں كے ہاتھ كاٹ دو يہ ان كے اعمال كا بدلہ اور اللہ تعالى كى جانب سے سزا ہے}.المائدۃ (38)

اور شريعت اسلاميہ نے چوري كرنے والے پر حقداروں كے حقوق كى ادائيگى واجب كى ہے، اور جو يہ حقوق ادا نہيں كرتا اسے ذلت ورسوائى اور سزا ملے گى.

ابو حميد ساعدي رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

اللہ كى قسم تم ميں سے جو كوئى بھى كوئى ناحق چيز لے گا وہ روز قيامت اللہ تعالى سے ملے گا تو اس نے وہ چيز اٹھا ركھى ہوگى، تم ميں سے كوئى ايك اللہ تعالى سے ملے گا تو اس نے اونٹ اٹھا ركھا ہوگا وہ اونٹ آواز نكال رہا ہوگا، يا پھر گائے اٹھائى ہوئى گى اور اس كى آواز ہوگى يا بكري وہ بھى منا رہى ہوگى.

پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند كيا حتى كہ ان كى بغل كى سفيدي نظر آنے لگى اور وہ يہ فرما رہے تھے : اللہ كيا ميں نے پہنچا ديا ؟ صحيح بخاري حديث نمبر (6578) صحيح مسلم حديث نمبر (1832).

اس شخص كے ليے يہ بھى ممكن ہے كہ اسے جو بھى طريقہ مناسب معلوم ہو اس طريقہ سے مال واپس كرے اور اپنا آپ ظاہر بھى نہ كرے، اور اگر مسروقہ چيز كسى ايسى جگہ كى ہو جہاں وہ پہنچانى ممكن نہ ہو يا پھر چوري كرنے والے كے ليے اس جگہ كى تعيين كرنى مشكل ہو جائے : تو اس صورت ميں اسے چاہيے كہ وہ مالك كى جانب سے اس كى قيمت صدقہ كردے.

اور اگر مالك كو معلوم ہو جائے تو چوري كرنے والے كو چاہيے كہ وہ مالك كو اپنى جانب سے صدقہ كرنے يا رقم واپس لينے كا اختيار دے، اگر مالك صدقہ اختيار كر لے تو اسے اس كا اجروثواب ملے گا وگرنہ اسے اس كى قيمت ادا كرنا ہوگى اور صدقہ توبہ كرنے والے كى جانب سے ہوگا ليكن شرط يہ ہے كہ وہ سچى توبہ كرے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

اگر اس نے كسى شخص يا پھر كسى ادارے كا مال چوري كيا ہو تو آپ پر واجب ہے كہ اس سے رابطہ كريں اور اسے كہيں كہ ميرے ذمہ آپ كا اتنا مال ہے، اور پھر آپ دونوں كے مابين صلح صفائى سے جو اتفاق ہو اس پر عمل كريں.

لیکن ہوسکتا ہے کہ انسان کے لیے ایسا کرنا مشکل ہو اور مثلا اس کے لیے اس شخص کے پاس جا کر یہ کہنا ممکن نہ ہو کہ میں نے آپ کی فلاں چیز چوری کی تھی اور یہ یہ چیز اٹھائی تھی، تو اس حالت میں کسی دوسرے طریقہ سے اس تک اس کی قیمت پہنچائی جاسکتی ہے، یعنی اس کے کسی دوست کو یہ رقم دے اور اسے کہے کہ یہ فلاں آدمی کی ہے اور اسے سارا قصہ اور ماجرا سنا دے اور کہے کہ اب میں نے اللہ تعالی کے ہاں ایسے کاموں سے توبہ کرلی ہے، اس لیے میری گزارش ہے کہ آپ اس تک یہ رقم پہنچا دیں.

اور جب وہ ایسا کرتا ہے تو اسی کے بارہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کا راہ بنا دیتا ہے}.الطلاق (2)

اور دوسری آیت میں فرمان باری تعالی ہے :

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کر دیتا ہے}.الطلاق (4)

اور اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ آپ نے ایسے شخص کی چوری کی جس کے بارہ اب آپ کو کوئی علم نہیں اور نہ ہی آپ یہ جانتے ہیں کہ وہ کہاں رہتا ہے : تو یہ پہلے سے بھی آسان ہے، اس لیے آپ کے لیے مالک کی جانب سے صدقہ کرنا ممکن ہے اور اس طرح آپ اس سے بری الذمہ ہوجائیں گے.

سائل نے جو قصہ ذکر کیا ہے اس جیسے معاملہ سے یقینا انسان کو دور رہنا اور اجتناب کرنا چاہیے؛ اس لیے کہ ہوسکتا ہے وہ طیش اور بے وقوفی کی حالت میں ہو اور چوری کرلے اور کوئی اہتمام نہ کرے اور جب اللہ تعالی اسے ھدایت نصیب فرمائے تو اس کے لیے اس سے خلاصی حاصل کرنے میں مشکل پیش آئے.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (162/4)

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا ایسے سپاہی کے بارہ میں جس نے کسی شخص کا مال چوری کیا ہو کہنا ہے کہ :

اگر تو اسے اس شخص کا علم ہو یا پھر وہ کسی ایسے شخص کو جانتا ہو جسے وہ شخص معلوم ہے تو اس کے لیے اس شخص کی تلاش ضروری ہے تاکہ وہ اس تک اس کی چاندی اس کے سپرد کرسکے یا پھر اس کے برابر رقم دے یا پھر ان کا جس پر اتفاق ہو وہ اس کے سپرد کرے.

اور اگر وہ اس شخص کو نہیں جانتا یا پھر وہ اس کی تلاش سے ناامید ہو تو وہ مالک کی جانب سے وہ چاندی یا اس کے برابر رقم صدقہ کردے، اور اگر صدقہ کرنے کے بعد اسے وہ شخص مل جاتا ہے تو اس نے جو کچھ کیا ہے اسے اس کی خبر دے اگر تو مالک اس کی اجازت دیتا ہے تو بہتر اور اگر وہ اس کی مخالفت کرتا اور اپنی رقم کا مطالبہ کرے تو وہ اس کا ضامن ہوگا اور اسے وہ رقم ادا کرنا ہوگی تو اس طرح صدقہ اس کی اپنی جانب سے ہوگا، اور اس کے ساتھ ساتھ اسے چاہیے کہ اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرے اور مالک کے لیے دعا کرتا رہے.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (165/4)

واللہ اعلم.